## سوال

(378) دوسری جماعت کرانے کا حکم

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ جب پہلی جماعت امام کرادے تو کیا دوسری جماعت ہوسکتی ہے اور امام بلند آواز میں قرأت کر سکتا ہے ؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تکرارِ جماعت کا جواز ہے۔ حدیثِ متصدق متعدد طُرق سے مروی ہے فرمایا:

'أَلَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلَى هَذَا فَيُصَلِّي مَعَهُ'

رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اکیلے نماز پڑھتے دیکھا، تو فرمایا: کہ کیا کوئی شخص اس کو صدقہ نہیں دیتا۔ امام ابوداؤد اور ترمذی وغیرہ نے اپنی ''سنن'' میں حدیثِ ہذا پر تعدد جماعت کے جواز کے ابواب قائم کیے ہیں اور صحیح بخاری کے عنوان ''باب فضل جماعة'' میں ہے۔

'وَجَاءَ أَنَسٌ إِلَى مَسْجِدٍ قَدْ صُلِّيَ فِيهِ فَأَذَّنَ، وَأَقَامَ، وَصَلَّى جَمَاعَةً'

یعنی ''حضرت انس ایک مسجد میں آئے وہاں جماعت ہو چکی تھی۔ انھوں نے اذان اور اقامت کہہ کر باجماعت نماز پڑھی۔ ''

باقی نماز کی جہری یا سری قرأت کا انحصار موجود نماز کی کیفیت پر موقوف ہے۔ ظاہر ہے کہ جہری نماز میں قرأت بآواز بلند ہوگی اور سری میں آہستہ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

## فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

**کتاب الصلوٰۃ : صفحہ: 342**